

سبق نمبر ۲۴:

وتا یو فقیر کی کہانی

سوال نمبر: (۱) درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے۔

(الف) مولوی صاحب نے وعظ میں کیا بات کہی؟

جواب: مولوی صاحب نے وعظ میں کہا کہ انسان کو رزق کا وعدہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہ اپنے بندے کو ہر حال میں رزق پہنچاتا ہے۔

(ب) وتا یو فقیر شہر چھوڑ کر جنگل میں کیوں جا بیٹھے؟

جواب: جب وتا یو فقیر نے مولوی صاحب سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہر حال میں رزق پہنچاتا ہے تو وہ اس بات کی حقیقت جاننے کے لئے شہر چھوڑ کر جنگل میں جا بیٹھے یہ دیکھنے کے لئے کہ اب اُن تک رزق پہنچتا ہے کہ نہیں۔

(ج) وتا یو فقیر درخت پر کیوں چڑھ گئے؟

جواب: وتا یو فقیر درخت پر اس لئے چڑھ گئے تاکہ اللہ کی طرف آنے والی امداد یا رزق کو دور ہی سے دیکھ لیں۔

(د) درخت کی چوٹی پر سے اُنہیں کیا دکھائی دیا؟

جواب: درخت کی چوٹی سے وتا یو فقیر نے دیکھا کہ ایک دیہاتی کھانا لے کر آ رہا تھا۔

(ه) وہ دیہاتی سے کھانا لینے کے لئے درخت سے میچے کیوں نہ اترے؟

جواب: وتا یو فقیر کھانا لینے کے لئے درخت سے اس لئے نہیں اترے کہ انہوں نے

سوچا کہ جب کھانا گاؤں سے جنگل میں آسکتا ہے تو درخت کے اوپر بھی پہنچ سکتا ہے۔

(ز) اس قصے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس قصے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو رزق تو اللہ ہی دیتا ہے لیکن اس کو حاصل کرنے کے لئے محنت اور کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر محنت گھر میں روٹی نہیں پک سکتی۔

سوال نمبر: (۲) درج ذیل دُرست بیانات پر صحیح کا نشان (✓) لگائیے۔

(الف) اللہ تعالیٰ روزی ہر حال میں پہنچاتا ہے، انسان کوشش کرے یا نہ کرے۔

[X]

[✓]

(ب) وٹا یو فقیر بڑے بھولے آدمی تھے۔

[X]

(ج) وٹا یو فقیر جنگلی جانوروں کے خوف سے درخت پر چڑھ گئے۔

[X]

(د) دیہاتی نے خیال کیا کہ وٹا یو فقیر کوئی بہت بڑے بزرگ ہیں۔

[X]

(ه) روزی حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

[✓]

سوال نمبر: (۳) کالم ”الف“ کے الفاظ کو کالم ”ب“ کے ہم معنی الفاظ سے ملائیے۔

الف	ب
رزق	روزی
مُخَنِّد	پکا
مایوس	نا اُمید
صحیح	دُرست

سوال نمبر: (۴) درج ذیل کے دُرست جواب پر صحیح کا نشان (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) ایک بار وٹا یو فقیر بیٹھا تھا:

(د) اس کوٹ کی قیمت کو جانتے ہیں۔

(۱) یاران (۲) بزرگان (۳) لیڈران (۴) قدردان

(ه) ”آزمودہ کار“ سے مراد ہے۔

(۱) پرانی کار (۲) قیمتی کار (۳) کارآمد (۴) تجربہ کار

سوال نمبر: (۳) اس نظم کے پہلے تیسرے اور آخری شعر کا مطلب لکھئے۔

پہلا شعر (مطلع): خریداجاڑوں میں نیلام سے پُرانا کوٹ

جو پھٹ کے چل نہ سکے یہ نہیں ہے ایسا نوٹ

حوالہ شعر و شاعر: مذکورہ بالا مطلع ہماری درسی کتاب میں شامل سید محمد جعفری کی مزاحیہ

نظم ”پُرانا کوٹ“ سے لیا گیا ہے۔ سید محمد جعفری پاکستان میں مزاحیہ شاعری میں ایک

منفرد مقام رکھتے ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی غربت کا تذکرہ کر رہا ہے کہ وہ سردی کے موسم کا مقابلہ

کرنے کے لئے نیا کوٹ نہیں خرید سکتا اسلئے پُرانا کوٹ خرید لیا ہے۔ انہیں یقین ہے

کہ پُرانا ہونے کے باوجود قابل استعمال ہے کسی ایسے کرنسی نوٹ کی طرح نہیں کہ

پھٹ گیا تو قابل قبول نہیں رہا۔

تیسرا شعر: بڑا بزرگ ہے یہ آزمودہ کار ہے یہ

کسی مَرے ہوئے گورے کی یادگار ہے یہ

حوالہ شعر و شاعر: مذکورہ بالا مطلع ہماری درسی کتاب میں شامل سید محمد جعفری کی مزاحیہ

نظم ”پُرانا کوٹ“ سے لیا گیا ہے۔ سید محمد جعفری پاکستان میں مزاحیہ شاعری میں ایک

منفرد مقام رکھتے ہیں۔

(ب) یہ کوٹ کون کون پہن چکا ہے؟

جواب: شاعر کے مطابق اس پر اس نے کوٹ کو کوئی انگریز، واسکوڈی گاما، ٹرک، ایرانی اور کوئی حلوائی پہن چکے ہیں۔

(ج) اس کوٹ کی رنگت کیوں اڑ گئی ہے؟

جواب: کوٹ کی رنگت دھوپ کی تمازت کی وجہ سے اڑ گئی ہے۔

(د) حلوائی کے پہننے سے کوٹ کیسا ہو گیا ہے؟

جواب: حلوائی کے پہننے سے کوٹ پر جگہ جگہ چکنائی کے دھبے لگ گئے ہیں۔

(ه) یہ کوٹ عبرت کا نشان کیوں بن گیا ہے؟

جواب: شاعر کے مطابق کوٹ مختلف ہاتھوں سے ہوتا ہوا اُس کے ہاتھ آیا تھا۔ یہ کوٹ بتاتا ہے کہ اگر کوئی چیز مضبوط اور اعلیٰ کوالٹی کی ہے تو برسوں کے استعمال کے بعد بھی اپنی وقعت نہیں کھوتی جبکہ ہمارے ملک کا غریب اسی طرح کی اشیاء استعمال کر کے زندگی کو آسان بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

سوال نمبر: (۲) نظم کے مطابق درج ذیل میں سے درست جواب پر صحیح کا نشان (✓) لگائیے۔

(الف) بزرگوں کا سایہ ہوتا ہے۔

(۱) عظمت (۲) نعمت (۳) غنیمت (۴) قلیل قیمت

(ب) یہ کوٹ کوٹوں کا ہے۔

(۱) سردار (۲) بزرگ (۳) ساتھی (۴) لیڈر

(ج) اس کوٹ کو پہن چکے ہیں۔

(۱) افغانی (۲) ایرانی (۳) پاکستانی (۴) جاپانی

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

